مجلس 31

اللہ تعالیٰ کی حکمتیں

فیصل آباد

اللہ تعالیٰ کی حکمت:

ارشاد فرمایا، دنیا کی ہر چیز کے پیدا کرنے کا کوئی نہ کوئی مقصد ہے۔ سانپ بچھو کے پیدا کرنے میں بھی حکمت پوشیدہ ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کے راز ہیں جن تک پہنچنا ہر انسان کے بس کی بات نہیں۔ کوئی چیز بھی بلا مقصد فائدہ کے نہیں ہے۔

؎ نہیں چیز ہے نکمی کوئی زمانے میں
کوئی برا نہیں قدرت کے کارخانے میں

آج کے جدید دور میں یورپ کی لیبارٹریز میں سانپ اس لئے پالے جاتے ہیں تاکہ ان کے زہر سے دل کی بیماریوں کا علاج کیا جا سکے۔ اللہ تعالیٰ کی بنائی ہوئی ہر چیز میں کوئی نہ کوئی حکمت ضرور ہے۔ یہ ہماری ناقص سوچ ہے جو ہمیں کچھ سمجھ نہیں آتی۔ اگر آج حکمت سمجھ نہیں آ رہی تو مرنے کے بعد خوب سمجھ آ جائے گی۔ اس لئے ابھی سے ایسی سوچ بنانی چاہیے کہ پروردگار کے ہر کام میں کوئی

نہ کوئی حکمت اور مصلحت پوشیدہ ہوتی ہے۔

بندروں کے واقعات:

اسی سے بات چل نکلی تو ارشاد فرمایا، مخلوقات کے بنانے میں اللہ تعالیٰ کی کیا حکمت پوشیدہ ہے اس کا راز کوئی نہیں پا سکتا۔ ایک دفعہ ہم افریقہ کے جنگل میں تھے کہ بندروں کا ایک غول ادھر آ نکلا۔ مختلف قسم کی شرارتیں کرتے رہے۔ ایک بڑا بندر تھا جو ان کا سکیورٹی گارڈ تھا۔ جونہی اسے خطرہ محسوس ہوا اس نے آواز نکالی سب بندر درختوں پر چڑھ گئے۔ تھوڑی دیر گزری تو دیکھا کہ شیروں کا غول آ رہا ہے۔ ہر چیز کو اللہ تعالیٰ نے اپنے تحفظ کا شعور دیا ہے۔

کتے اور بندر کی لڑائی:

ایک دفعہ ایک مداری کے پاس چھوٹا سا بندر تھا۔ ایک آدمی اپنا کتا لے کر بندر والے کے پاس آیا اور اسے تنگ کرنے لگا کہ کتے اور بندر کی لڑائی ہونی چاہئے۔ بے چارہ بندر والا ڈر رہا تھا کہ اتنا بڑا کتا میرے چھوٹے سے بندر کو چیر پھاڑ کر رکھ دے گا۔ لیکن کتے والے نے لڑائی پر اصرار جاری رکھا۔ آخر بندر والے نے بندر کو لڑائی کے لئے آزاد کر دیا۔ بندر کو ذرا پیار کر کے کتے کی طرف بھیجا۔ بندر جیسے ہی کتے کے سامنے گیا ایک دم چھلانگ لگائی اور اس کی پیٹھ پر سوار ہو گیا۔ کتے کے کان پکڑ لئے۔ اگر ایک طرف سے کتا کاٹنے کی کوشش کرتا تو وہ دایاں کان کھینچ دیتا اگر وہ دوسری طرف سے کاٹنے لگتا تو بایاں کان کھینچ دیتا۔ اسی طرح آدھے گھنٹے میں بندر نے کتے کو خوب تھکا کر رکھ دیا۔ پھر بندر نے اپنے مالک کی طرف اشارہ کر کے اجازت طلب کی کہ اب اس کی آنکھیں

نکال دوں، کتے کے مالک نے یہ دیکھا تو مداری کے پاؤں پکڑ لئے کہ مہربانی کر کے میرے کتے کو چھڑا دیں۔ اللہ تعالیٰ نے ہر چھوٹی بڑی چیز کو اپنا دفاع سکھایا ہے۔ اسے بیکار ضائع ہونے کے لئے نہیں بنایا۔

بندروں کی تیزی:

افریقہ کے جنگلوں میں ایک دفعہ بندر شرارتیں کر رہے تھے کہ کچھ انگریز بھی ادھر آ گئے۔ گاڑی کھڑی کر کے گھومنے پھرنے لگ گئے۔ ایک بندر کسی طرح خاموشی سے شیشے کے ذریعے کار میں داخل ہو گیا۔ جب انگریزوں کو پتہ چلا تو انہوں نے پچھلا دروازہ کھولا لیکن ان کے سامنے بندر بڑی تیزی سے سنگتروں کی ٹوکری اٹھا کر بھاگ گیا کہ انگریز دیکھتے ہی رہ گئے۔ بندروں کی تیزی کا کوئی مقابلہ نہیں کر سکتا۔

بندروں کی عقلمندی:

ایک دفعہ کا واقعہ ہے انڈیا کے کسی گاؤں میں بندر بہت آتے تھے اور مختلف چیزیں اٹھا کر لے جاتے تھے حتیٰ کہ چھوٹے بچوں کے کپڑے بھی اٹھا کر لے جاتے۔ گاؤں والوں نے آپس میں مشورہ کیا کہ اگر روٹی میں زہر ملا کر ڈال دیں تو بندر مر جائیں گے۔ انہوں نے بہت سی روٹیاں چھت پر پھیلا دیں۔ بندر آئے روٹیوں کو سونگھا اور کھائے بغیر ہی واپس چلے گئے پھر اپنے بڑے بوڑھے بندروں کو بتایا وہ بڑے بندر آئے روٹیوں کو سونگھا اور آپس میں مشورہ کیا اور پھر سب بندروں کو بتایا کہ فلاں جڑی بوٹی کو پہلے کھالیں تو پھر زہر اثر نہیں کرے گا۔ سب بندروں نے پہلے وہ جڑی بوٹیاں کھائیں پھر وہ روٹیاں کھائیں تو انہیں

کچھ بھی نہ ہوا۔ بندر دیکھنے میں کیا چیز نظر آتے ہیں مگر انہوں نے کتنی سمجھداری سے کام لیا اور بیماری سے پہلے ہی اپنا علاج تجویز کر لیا۔

اللہ تعالیٰ کا رحم وکرم:

ارشاد فرمایا۔ اللہ تعالیٰ بہت کریم ہیں اگر وہ عام مخلوقات کو کھانے پینے اور علاج معالجے کی سمجھ دیتے ہیں تو پھر اشرف المخلوقات انسان کو کیا کچھ صلاحیتیں دی ہوں گی۔ سوچیں کہ ایک ماں اپنے بچے کا برا نہیں چاہتی تو اللہ تعالیٰ جو 70 ماؤں سے زیادہ اپنے بندے پر مہربان ہے وہ کیسے بندے کا برا چاہے گا۔ اللہ تعالیٰ تو انتہائی رحیم و کریم ذات ہے مگر انسان ہی ناشکری کرتے ہیں۔ اس ناشکری اور نافرمانی کی وجہ سے بعض اوقات اس دنیا میں بھی پکڑ آ جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے تو جگہ جگہ اپنے رحم و کرم کے سامان مہیا کر رکھے ہیں۔ انسان کو کوشش کرنی چاہیے کہ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی نہ کرے بلکہ اطاعت گزار بن کر رہے۔

ہے تقدیر کے پابند نباتات و جمادات
مومن ہے فقط احکام الٰہی کا پابند

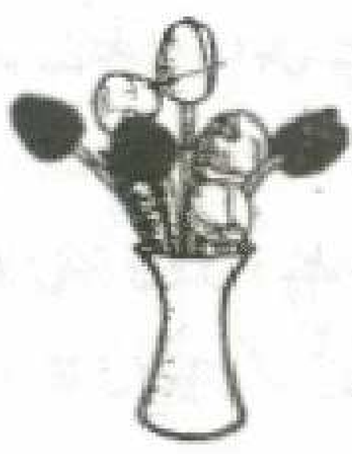

مجلس 32

علم کی اہمیت

جامعۃ الصالحات فیصل آباد

علم کا ذوق وشوق:

جامعۃ الصالحات فیصل آباد میں بخاری شریف کے افتتاحی سبق کے موقع پر ارشاد فرمایا، حضورﷺ کا فرمان ہے اُطْلُبُوا الْعِلْمَ مِنَ الْمَهْدِ اِلَى اللَّحْدِ۔ پنگھوڑے سے لے کر قبر تک علم حاصل کرو۔ نبی علیہ الصلوۃ والسلام کے زمانے میں عورتوں نے درخواست کی تھی کہ ایک دن خاص کر دیا جائے اور عورتوں کی تعلیم وتربیت کا انتظام کیا جائے۔ نبی کریمﷺ نے عورتوں کو تعلیم دینے کے لئے بدھ کا دن مقرر کیا ہوا تھا۔ صحابیات رضی اللہ عنہن کے اندر بھی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی طرح علم دین سیکھنے کا بہت زیادہ جذبہ اور ذوق وشوق پایا جاتا تھا۔

عورتوں کے فضائل:

ارشاد فرمایا، قرآن کریم کی پہلی حافظہ ہونے کا اعزاز ایک عورت حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو حاصل ہے۔ لسان نبوت سے سب سے پہلے قرآن پاک سننے

والی بھی ایک عورت حضرت خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ عنہا تھی۔ اسلام کی خاطر سر دھڑ کی بازی لگانے والی سب سے پہلی ایک عورت ہی تھی۔ یہ حضرت سمیہ رضی اللہ عنہا تھی۔ اللہ تعالیٰ نے اس صنف نازک سے اتنے بڑے بڑے کام لے لئے آج بھی عورتیں ہمت کریں تو اسلام کے لئے بڑے بڑے کام کر سکتی ہیں۔

عام عورتوں کی قرآن فہمی:

ارشاد فرمایا، اسلام کے ابتدائی دور میں عام عورتوں میں قرآن کریم سیکھنے کا بہت ذوق وشوق ہوتا تھا۔ قرآن پر بڑی گہری نظر رکھتی تھیں۔ ایک دفعہ حجاج بن یوسف نے کسی نوجوان پر ظلم کیا۔ اس کی ماں نے حجاج کو جھڑ کا کہ اگر تو ظلم سے باز نہیں آیا تو اللہ تعالیٰ تجھے ایسے اڑا دے گا جیسے قرآن کے پہلے پندرہ پاروں سے اس نے ''کَلَّا'' کا لفظ اڑا دیا ہے۔ حجاج اس عورت کی علمیت پر حیران رہ گیا۔

صحابیہ رضی اللہ عنہا کی خدمت:

ارشاد فرمایا، ایک صحابی رضی اللہ عنہ کی بیوی بڑی ہی خدمت گزار تھی۔ ایک دفعہ خاوند نے پانی مانگا پھر سو گیا۔ وہ صحابیہ رضی اللہ عنہا پانی لے کر پوری رات اس انتظار میں کھڑی رہی کہ خاوند جاگے گا تو وہ انہیں پانی دے گی۔ جب خاوند نے اٹھ کر دیکھا تو بہت خوش ہوئے اور بیوی کی اطاعت گزاری پر اس سے کہنے لگے میرا دل تم سے خوش ہے اس وقت مانگو کیا مانگتی ہو۔ بیوی نے کہا کہ مجھے طلاق دے دو۔ وہ حیران رہ گئے کہ یہ کیا کہہ دیا ہے۔ وہ دونوں میاں بیوی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مشورے کے لئے چل پڑے۔ راستے میں خاوند کو کسی چیز کی ٹھوکر لگی تو وہ گر

پڑے ۔ انہیں چوٹ آ گئی ۔ صحابیہ ؓ نے اپنے دوپٹہ کا ایک حصہ پھاڑ کر اس زخم پر پٹی باندھ دی اور بولی کہ واپس چلیں مجھے طلاق نہیں لینی ۔ انہوں نے پوچھا کہ طلاق مانگنے کی وجہ بھی بظاہر مجھے کچھ سمجھ نہیں آئی اور اب نہ لینے کی وجہ بھی معلوم نہیں ہو رہی ۔ صحابیہ ؓ نے عرض کیا کہ میں نے آپ کے گھر میں بڑی عیش اور امیری دیکھی ۔ حضور کریم ﷺ سے سنا تھا کہ جس کو اسلام کی وجہ سے کوئی تکلیف بھی نہ آئی ہو تو اس کی موت منافقت پر ہوگی ۔ آج آپ کو چوٹ آ گئی تو مجھے تسلی ہو گئی کہ آپ کے اندر منافقت نہیں ہے ۔ اس لئے میں نے اپنا پہلا ارادہ بدل دیا ہے ۔

نبی کریم ﷺ کی ادائیں:

ارشاد فرمایا، یہ حقیقت ہے کہ جس سے محبت ہو اس کی ایک ایک ادا اچھی لگتی ہے ۔ اس کے منہ سے نکلے ہوئے جملے بندہ دہراتا ہے اور قند مکرر کا مزہ لیتا ہے ۔ مثلاً ماں کی مثال لے لیجئے اپنے بچے کی توتلی باتوں کو بھی دہراتی ہے دوسروں کو بتاتی ہے اسے مزہ آتا ہے ۔ صحابہ کرام ؓ کو بھی نبی اکرم ﷺ سے اس قدر شدید محبت تھی کہ انہوں نے حضور اکرم ﷺ کی ایک ایک ادا اور ایک ایک بات کو محفوظ کرنے کی انتھک کوشش کی جس کی وجہ سے آج ہزاروں احادیث ہمارے پاس موجود ہیں ۔

قوت حافظہ :

ارشاد فرمایا، ایک دفعہ حکم بن مروان نے حضرت ابو ہریرہ ؓ کو دعوت دی اور ان سے 100 احادیث سنیں ۔ خفیہ طور پر انہیں قلمبند کروایا ۔ پھر سال

گزرنے کے بعد دوبارہ انہیں دعوت پر بلایا اور ان سے وہی 100 احادیث پھر سنیں۔ جب لکھی ہوئی احادیث سے ملایا تو ایک حرف کا بھی فرق نہ نکلا۔ ایسا قوی حافظ تھا کہ سبحان اللہ۔ حافظہ تو اس امت کا امتیازی نشان ہے۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کی قوت حافظہ:

ارشاد فرمایا، حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کی صحبت میں مسجد نبوی میں حاضر ہوئے تو اس وقت حدیث لکھوائی جارہی تھی۔ حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے تنکے سے ہتھیلی پر ہی لکھنا شروع کر دیا۔ بعد میں حضرت نے فرمایا کہ یہ تو بے ادبی والی بات ہے۔ حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے عرض کیا کہ اس طرح میں ان احادیث کو اپنے دل پر لکھ رہا تھا۔ حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا اگر ایسا ہے تو 20 احادیث سنائیں تب آپ کو جانیں۔ حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے 127 احادیث سنا کر دم لیا۔ ان لوگوں کے حافظے ایسے قوی ہوتے تھے کہ آج اس کی مثال نہیں ملتی۔ ہمیں آج کے دور میں ان لوگوں کے حافظے کو اپنے ناقص حافظہ پر قیاس نہیں کرنا چاہیے۔

محبت بڑھانے کے طریقے:

ارشاد فرمایا، محبت رسول ﷺ کئی طرح سے بڑھتی ہے۔ حضور ﷺ کی احادیث یاد کرنے سے بھی محبت رسول ﷺ بڑھتی ہے۔ درود شریف کی کثرت کرنے سے بھی محبت رسول ﷺ بڑھتی ہے۔ دعائیں کرنے سے بھی محبت رسول ﷺ بڑھتی ہے۔ محبت رسول ﷺ سے پھر اتباع رسول ﷺ کی توفیق مل جاتی ہے

اور سنت کی اتباع کرنے سے پھر اللہ تعالیٰ کی محبت حاصل ہو جاتی ہے۔ محبت رسول ﷺ کے بعد محبت الٰہی میں ترقی ہوتی ہے۔

خوف خدا کی برکات:

ارشاد فرمایا، حضرت مولانا احمد علی لاہوری رحمۃ اللہ علیہ اپنی وفات کے بعد کسی کو خواب میں نظر آئے۔ اس نے پوچھا کہ حضرت آگے کیا معاملہ پیش آیا۔ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے دربار میں حاضر ہوا پوچھا گیا کہ اتنا روتے کیوں تھے؟ میں اور ڈر گیا۔ فرمایا، اے میرے بندے! تو دنیا میں مجھ سے اس قدر خوف کھاتا تھا اس خوف الٰہی کی وجہ سے ہم نے اس قبرستان کے تمام مُردوں کے عذاب کو معاف فرما دیا ہے۔

حضرت امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کا مجاہدہ:

ارشاد فرمایا، حضرت امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ ایک دفعہ بہت سخت بیمار پڑ گئے۔ ڈاکٹروں کو دکھایا گیا انہوں نے کہا کہ اس بندے نے کبھی سالن نہیں کھایا۔ جب پوچھا گیا تو فرمایا کہ پچھلے 20 سال سے سالن نہیں کھایا۔ اس لئے کہ علمی مصروفیات اتنی زیادہ ہوتی تھیں کہ کھانے کی فرصت ہی نہیں ملتی تھی بس بادام کے پانچ سات دانے کھا کر گزارا کر لیتے تھے۔ ارشاد فرمایا، اگر کوئی انسان پابندی سے سات بادام کھائے تو حافظہ بہت تیز ہوگا اور انسان ہلکا پھلکا بھی رہے گا لیکن اس کے لئے بھی اپنے کسی استاد یا شیخ سے مشورہ کر لیں تو زیادہ بہتر ہے۔

بخاری شریف کی برکات:

ارشاد فرمایا، پہلے زمانے میں لوگوں نے تجربہ کیا کہ جہاں بارش نہیں ہوتی

تھی تو 40 دفعہ بخاری شریف کا ختم کرتے تھے تو بارش ہو جاتی تھی۔ ہمارے مشائخ بتاتے ہیں بخاری شریف کے ختم پر دعائیں قبول ہوتی ہیں۔ خوش نصیب ہوتی ہیں وہ بچیاں جو بخاری شریف کا علم حاصل کرتی ہیں۔

نیت کی صفائی:

ارشاد فرمایا، بخاری شریف پڑھتے ہوئے یہ نیت کر لیں کہ جو کچھ پڑھنا ہے اس پر ساتھ ساتھ عمل کرتے جانا ہے۔ دو باتیں خاص طور پر نیت کے اندر شامل کر لیں۔

1. جو کچھ سنیں گے اس پر عمل کریں گے۔
2. عاجزی انکساری اور اخلاص کے ساتھ کام کریں گے اور ہمیشہ اس کی دعائیں کرتے رہیں گے۔ اصل چیز یہی ہے کہ آخرت کی ذلت و رسوائی سے بچ جائیں۔ جو اس دن کی پکڑ سے بچ گیا وہ کامیاب ہو گیا۔

دنیا کا پل اور آخرت کا پل:

ارشاد فرمایا، اصفہان کا ایک بادشاہ ملک شاہ تھا۔ وہ ایک دن شکار کو نکلا اس کا محافظ دستہ بھی ساتھ تھا۔ راستے میں کہیں اس کے سپاہیوں نے ایک بڑھیا کی گائے زبردستی لے کر ذبح کر لی۔ اس کے کباب بنا کر کھا گئے اور بادشاہ تک کوئی شکایت نہ پہنچنے دی۔ بڑھیا روتی رہی مگر کسی نے اس کی آہ و زاری نہ سنی۔ ایک عالم سے ملاقات ہوئی تو بڑھیا نے روتے ہوئے اپنا مسئلہ بیان کیا کہ میری ایک ہی گائے تھی اسی کے دودھ سے گزر بسر ہو رہی تھی۔ اب کیا کروں؟ انہوں نے مشورہ دیا کہ فلاں پل پر چلی جاؤ وہاں سے بادشاہ ضرور گزرے گا۔

بڑھیا نے اس پُل پر بادشاہ کو روک لیا اور کہا، بادشاہ! میرا تیرا ایک مقدمہ ہے اس کا فیصلہ اس پُل پر کروانا چاہتا ہے یا اگلے پُل یعنی پل صراط پر کروائے گا۔ بادشاہ اس بات سے ڈر گیا اور سواری سے نیچے اتر کر اس بڑھیا کی شکایت سنی اور ایک گائے کے بدلے 70 گائیں اسے عنایت کر دیں۔ حدیث شریف میں ہے حَاسِبُوْا قَبْلَ اَنْ تُحَاسَبُوْا آخرت کے حساب سے پہلے اس دنیا میں اپنا محاسبہ کر لو۔

صورت شمشیر ہے دست قضا میں وہ قوم
کرتی ہے جو ہر زماں اپنے عمل کا حساب

مجلس 33

ذکر کے اثرات

فیصل آباد

ذکر کا فائدہ یا نقصان:

ایک دوست نے عرض کیا کہ ذکر کرتا ہوں تو وسوسے آتے ہیں۔ پوچھنا یہ ہے کہ اس طرح فائدہ ہو رہا ہے یا نقصان ہو رہا ہے۔ جواب میں فرمایا، ذکر سے کبھی نقصان نہیں ہو سکتا۔ یہ کوئی کھانے کی چیز تو نہیں ہے کہ ہاضمہ خراب کر دے گا۔ یاد رکھیں! جلدی یا دیر سے ضرور بالضرور فائدہ ہوتا ہے۔ اس میں احتیاط ضروری ہے کہ یہ ذکر Antibiotic گولی کی طرح ہے۔ اپنی مرضی سے کھائیں گے تو زیادہ فائدہ نہیں ہوگا۔ لیکن ڈاکٹر کے مشورے سے کھائیں گے تو زبردست قسم کے نتائج نکلیں گے۔ روحانی ڈاکٹر ہی بہتر طور پر جانتے ہیں کہ ذکر کس طرح کرنا چاہئے کہ وہ بہت فائدہ دے۔

ذکر کے فائدے:

ارشاد فرمایا، روٹی اور دودھ غذا ہے اگر ضرورت سے زائد کھا لیا جائے تو

بھی بیماری بن جائے گا۔ بجلی فائدہ مند ہے، اگر اصولوں کے مطابق استعمال کریں گے تو فائدہ ہوگا اگر اصول سے ہٹ کر استعمال کریں گے تو نقصان دہ ہو سکتی ہے۔ اسی طرح جو شخص سیکھ کر اور پوچھ کر ذکر کرتا ہے اسے زیادہ فائدہ ہوتا ہے اور اگر کسی سے سیکھے بغیر اپنی من مرضی سے ذکر کرے گا تو کم فائدہ ہوگا۔

وقت کی قلت:

اسی بات چیت کے دوران اسلام آباد سے ایک بچی کا ٹیلی فون آیا۔ وہ بچی بار بار وقت لینے کے لئے اصرار کر رہی تھی۔ اسے فرمایا، کہ دعا کریں کہ دن رات 24 گھنٹے کی بجائے زیادہ کے ہو جائیں تو پھر شاید کچھ وقت نکل آئے۔ آج کل پروگراموں کی کثرت کی وجہ سے ٹائم نکالنا بڑا مشکل کام ہے۔ اللہ تعالیٰ اہل اللہ کے وقت میں برکت ڈال دیتے ہیں اور وہ اپنے وقت کا ایک ایک پل دین کی خدمت میں گزار دیتے ہیں۔

خصوصی بیان:

کسی نے عرض کیا کہ حضرت جی خصوصی بیان کیجئے گا۔ ارشاد فرمایا، فقیروں کا ہر بیان ہی خصوصی ہوتا ہے کیونکہ جو کچھ بھی بیان کرتے ہیں پوری توجہ سے بیان کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ جب انسان اخلاص سے باتیں کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ تاثیر پیدا فرما دیتے ہیں۔

مشورے اور دعائیں:

بعض حضرات نے زندگی کے مختلف شعبوں سے متعلق حضرت شیخ دامت برکاتہم سے مشورے طلب کئے۔ حضرت شیخ دامت برکاتہم کو دیکھ کر حیرانی ہوتی

ہے کہ اگر کمپیوٹر پر بیٹھے ہوں تو کمپیوٹر کے ماسٹر نظر آتے ہیں، ڈاکٹروں سے باتیں کر رہے ہوں تو ڈاکٹر نظر آتے ہیں، سائنسدانوں کے ساتھ بیٹھے ہوں تو سائنسدان لگتے ہیں۔ ایک ڈاکٹر صاحب بڑی توجہ سے بیان سن رہے تھے۔ انہوں نے بتایا کہ یہ بیان ہمارے لئے بہت فائدہ مند ثابت ہو رہا ہے۔ اسی دوران ایک اور آدمی نے اپنے کسی پیچیدہ مسئلہ کے لئے دعا کروائی، ایک اور آدمی نے اپنے کسی گھریلو مسئلہ کے لئے دعا کروائی، ایک آدمی نے اپنی والدہ صاحبہ کے لئے دعا کروائی، مختلف لوگوں نے مختلف مسائل کے لئے دعائیں کروائیں۔ رزق کی تنگی اور ہر قسم کے خوف سے بچنے کے لئے ایک وظیفہ سب کو بتایا کہ ہر نماز کے بعد 7 دفعہ سورۃ قریش پڑھا کریں، اس کے اول و آخر تین تین دفعہ درود شریف پڑھ لیا کریں۔ ہم نے اس کا بہت دفعہ تجربہ کیا ہے اور کامیابی حاصل ہوئی ہے۔

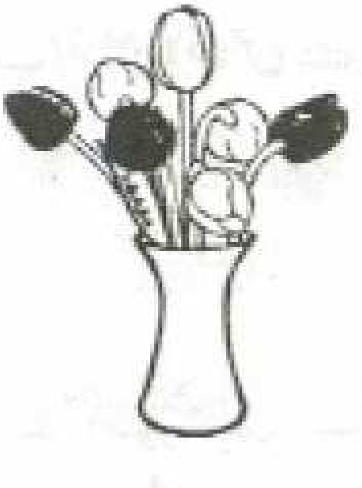

مجلس 34

افتتاح بخاری شریف

فیصل آباد

خصوصی ہدایات:

ارشاد فرمایا، یہ سوچ ذہن میں رکھیں کہ ہم پڑھانے کے لئے نہیں پڑھ رہے بلکہ عمل کرنے کے لئے پڑھ رہے ہیں۔ طالبات کے لئے وحدت مطلب بھی ضروری ہے۔ وحدت مطلب اس کو کہتے ہیں کہ جو مقصد زندگی ہے اسی ایک کے حصول کے لئے اس کے پیچھے لگی رہیں۔ فضول باتیں بالکل نہ کریں ورنہ وحدت مطلب میں بہت فرق آجائے گا۔ پڑھنے کے وقت پڑھیں اور سونے کے وقت سوئیں۔ بچیوں میں یہ ایک خاص نقص ہے کہ یہ سونے کے وقت باتیں شروع کر دیتی ہیں۔

مادر علمی:

ارشاد فرمایا، جامعہ کے ساتھ محبت رکھیں۔ جہاں انسان تعلیم حاصل کرتا ہے اسے مادر علمی کہتے ہیں۔ جس طرح بچہ ماں کا دودھ پی کر جوان ہوتا ہے اسی

طرح . معہ سے بھی علم کا فیض لے کر آگے بڑھنا چاہیے ۔ استاد اور شاگرد کا نام مدرسہ ہوتا ہے ۔ اگر استاد کے ساتھ محبت ہوگی ، ان کی اطاعت ہوگی تو جہاں رہ کر علم حاصل کیا ہے وہاں کی قدر اور ادب بھی دل میں پیدا ہوگا ۔

اصول وضوابط کی پابندی:

ارشاد فرمایا، یہ ادارہ بچیوں کا اپنا ادارہ ہے اگر اسے اپنا سمجھتی رہیں گی تو یہ ادارہ مثالی ادارہ بن جائے گا ۔ اس لئے اس کے قوانین کی پابندی بھی ضروری ہے ۔ کچھ بچیوں کو ضابطے توڑنے کی عادت ہوتی ہے ۔ اصول وضوابط بنائے ہی اسی لئے جاتے ہیں تاکہ دوسروں کو سہولت پہنچائی جا سکے ۔ یہی انسانیت ہے اگر آپ دوسروں کو فائدہ نہ پہنچائیں اور دوسرے لوگ آپ کے شر سے محفوظ نہ رہ سکیں پھر تو آپ کی مسلمانی بھی خطرے میں ہوگی ۔ پہلے پہل تو اصول وضوابط کی پابندی بڑی مشکل نظر آتی ہے مگر آہستہ آہستہ طبیعت اس کے مطابق ڈھل جاتی ہے ۔

وقت اور کنجوس:

ارشاد فرمایا، جس طرح کنجوس اپنے پیسے کو بڑا سوچ سمجھ کر خرچ کرتا ہے اس طرح بچیاں بھی وقت کو سوچ سمجھ کر خرچ کریں کیونکہ پیسہ تو گم ہو جائے ، ضائع ہو جائے تو دوبارہ ملنے کی امید ہوتی ہے مگر وقت ایسی قیمتی متاع ہے کہ اس کا دوبارہ ملنا ناممکن ہو جائے گا ۔

دوستو ! وقت کی رو بہت تیز ہے ، اک ذرا کہ جھجکی تو راہ میں شوق منزل گرد وغبار میں کھو جائے گا پھر منزل پر پہنچنا مشکل ہو جائے گا ۔

فتنوں سے تحفظ:

ارشاد فرمایا، جامعہ کو اپنا وطن سمجھئے اور کاغذ کو اپنا کفن سمجھئے۔ جسے جامعہ کے ساتھ محبت ہوگئی یہ اس کی خوش قسمتی کی علامت ہے۔ جامعہ سے باہر فتنوں سے محفوظ رہنا بہت مشکل ہے۔ آج کے دور میں انسان اتنا جلدی فتنوں کی لپیٹ میں آجاتا ہے کہ پتہ نہیں چلتا۔ آج فتنے سواریوں پر سوار ہو کر آتے ہیں پہلے تو پیدل آتے تھے۔

آخرت کی جوابدہی:

ارشاد فرمایا، ہمارے اسلاف اپنے علم وتقویٰ کے باوجود اس دور کے فتنوں سے پناہ مانگتے تھے۔ آج ہم اپنی بے عملی کے باوجود اس فتنوں بھرے دور میں زندہ ہیں۔ عجیب بات تو یہ ہے کہ ہمیں اپنی بے عملی کی کوئی فکر نہیں ہے آخرت کی جوابدہی سے بالکل غافل ہو کر پھر رہے ہیں۔

ایمان کی حفاظت:

ارشاد فرمایا، آج ایسا وقت آگیا ہے کہ جس گھر میں ٹی وی نہیں ہے اسے عار دلاتے ہیں، جو بے پردہ عورتیں ہیں وہ پردہ والیوں پر فقرے چست کرتی ہیں، اور جو حرام کھاتے ہیں وہ حلال کھانے والوں کو شک کی نظر سے دیکھتے ہیں۔ عجیب ماحول آگیا کہ بالکل الٹی گنگا بہہ رہی ہے۔ اس دور میں ایمان کو محفوظ رکھنا اتنا مشکل ہوگیا ہے جتنا کہ ہاتھ میں انگارہ لینا مشکل ہوتا ہے۔

مشکل وقت میں مدد:

ارشاد فرمایا، جب کسی انسان پر کوئی برا وقت آجائے، تنگدستی کا وقت

آ جائے، غربت کا وقت آ جائے، اس وقت مدد کرنے والے کی ہمدردی یاد رہتی ہے۔ اس وقت اگر کسی نے تسلی کی بات کر دی تو وہ بھی یاد رہتی ہے۔ کیا قیامت کے دن جب سب لوگ اللہ تعالیٰ کی مدد کے متلاشی ہوں گے اللہ تعالیٰ اس دن ایسے دین کی مدد کرنے والوں کی مدد نہیں کریں گے جنہوں نے مشکل وقت میں دین کے لئے تگ و دو کی ہوگی؟

اللہ تعالیٰ کی رحمت کی وسعت:

ارشاد فرمایا، دنیا میں سب سے آسان کام اپنی ماں کو منانا ہے۔ ہم نے دیکھا ہے کہ ماں اپنے جس بچے سے ناراض ہوتی ہے اسے بھی کھانا دے دیتی ہے اور اگر وہ بچہ ہاتھ جوڑ دے اور معافی مانگ لے تو ماں کو ترس آ جاتا ہے۔ یاد رکھیں! اللہ تعالیٰ کی رحمت ماں کی رحمت سے بھی 70 گنا زیادہ ہے۔ جتنا ماں کو منانا آسان ہے اللہ تعالیٰ کو منانا اس سے ستر گنا زیادہ آسان ہے۔ یہ عجیب معرفت کی بات ہے۔ اس دنیا میں اللہ رب العزت کو منالیں پھر موت کے بعد سوائے پچھتاوے کے کچھ ہاتھ نہیں آئے گا۔

گناہوں کی نحوستیں:

ارشاد فرمایا، گناہوں کی نحوستیں بڑی خطرناک ہوتی ہیں۔ جو گناہوں کو بوجھ نہیں سمجھتا اور گناہ کرتا رہتا ہے وہ آخرکار علم سے بھی محروم ہو جاتا ہے۔ اس کا حافظہ کمزور ہو جاتا ہے۔ اس لئے ضروری ہے کہ گناہوں کی معافی مانگی جائے اور اس پر ندامت کا اظہار کیا جائے تاکہ نحوست ختم ہو، حافظہ تیز ہو اور زندگی میں برکات کا نزول شروع ہو۔

مجلس 35

ظاہری اور باطنی پاکیزگی

فیصل آباد

مجاہدہ اور مشاہدہ:

ارشاد فرمایا مجاہدہ والے کو مشاہدہ نصیب ہوتا ہے۔ یہ مجاہدہ کی چکی ہر کسی کو پیسنی پڑتی ہے۔ ہر ایک کو دنیا میں مختلف قسم کے حالات پیش آتے ہیں۔ کوئی لے رہا ہے کوئی دے رہا ہے۔ اس دنیا میں کوئی آدمی اپنے بیٹے کے لئے دوشالہ خریدنے جا رہا ہوتا ہے، اور کوئی آدمی اپنے ہی بیٹے کو قبر میں اتارنے کے لئے لے جا رہا ہوتا ہے۔

صبح ہوتی ہے شام ہوتی ہے
عمر یونہی تمام ہوتی ہے

انسان کے دو دشمن:

ارشاد فرمایا، شیطان کا انتہائی خطرناک وار یہ بھی ہے کہ وہ انسان کو اس لائن پر لگا دیتا ہے کہ ابھی بہت وقت پڑا ہے بعد میں توبہ معافی مانگ لیں گے۔

حالانکہ یہ اس کا سراسر دھوکہ ہے۔ موت تو اچانک آ جائے گی۔ آج دکاندار دکان بند کر کے آتے ہیں مگر خیال ادھر ہی لگا ہوتا ہے۔ دکان کی محبت کی وجہ سے دل کے اندر بھی دکان ہی بسی ہوتی ہے۔ یہ دکان سے اتنی محبت کا نتیجہ ہے کہ موت کا استحضار نہیں ہے۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ جو کہ پروردگار عالم ہیں اس سے بھی انسان بے پرواہ اور غافل ہوا پھرتا ہے۔ ہمارے پیچھے نفس اور شیطان جیسے خطرناک دشمن لگے پھرتے ہیں مگر ہم ان دونوں کی مکاریوں سے غافل ہیں۔ نفس اندرونی دشمن ہے اور شیطان بیرونی دشمن ہے۔ شیطان کی یہ بھی مکاری ہوتی ہے کہ وہ بڑی نیکی سے چھڑا کر چھوٹی نیکی پر لے آتا ہے اور پھر آخرکار انسان کو گناہوں میں مبتلا کر دیتا ہے۔ ہمیں چاہئے کہ نفس اور شیطان کے مقابلے میں رب تعالیٰ سے مدد مانگیں اللہ تعالیٰ ہماری ضرور مدد کریں گے۔

دوستی کا چسکا:

ارشاد فرمایا، طالبات کے لئے چند باتیں بہت ہی قیمتی ہیں۔ انہیں پلے باندھ لیں اور ان باتوں کی بالکل خلاف ورزی نہ کریں۔ ہمارے مشائخ نے لکھا ہے کہ جس کسی کو دوستیاں لگانے کا چسکا ہوتا ہے خواہ وہ کتنا ہی لائق کیوں نہ ہو وہ پیچھے رہ جائے گا اور اپنے قیمتی اوقات کو بھی دوستوں کے چکر میں ضائع کرتا رہے گا۔ جس کو دوستیاں لگانے کا چسکا نہ ہو خواہ وہ کتنا ہی کند ذہن کیوں نہ ہو وہ زندگی میں کامیاب ہو جائے گا۔

طالبات اور اولیاء اللہ:

ارشاد فرمایا، بعض اوقات بچیاں بھی اتنی بڑی نیکیاں کر جاتی ہیں کہ وہ

اولیاء اللہ کے مقام و مرتبے تک پہنچ جاتی ہیں۔ اتنے اخلاص سے نیک کام کرتی ہیں کہ اجر و ثواب میں اولیاء اللہ کی طرح ہو جاتی ہیں مگر اپنے اعمال کو ریا اور دکھاوے سے بچا نہیں سکتیں۔ اپنی زبان کی حفاظت نہیں کر سکتیں۔ اس لئے پھر نیچے آ جاتی ہیں۔ گناہوں سے بچنے کا نام تقویٰ ہے، یہ تقویٰ بہت بڑی نعمت ہے۔ یہی تقویٰ ہے جو انسان کو اولیاء اللہ کے زمرہ میں داخل کر دیتا ہے۔

اِنْ اَوْلِیَاءُهٗۤ اِلَّا الْمُتَّقُوْنَ (اللہ تعالیٰ کے دوست تو متقین ہیں)

گندگی اور خوشبو:

ارشاد فرمایا، حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ لڑکوں کو پڑھا رہے تھے۔ تھوڑی دیر بعد بڑی تیز قسم کی خوشبو محسوس ہوئی۔ پوچھا کہ آج کون اتنی تیز خوشبو لگا کر آیا ہے۔ لڑکوں نے پیچھے مڑ کر دیکھا کہ ایک لڑکا بیٹھا ہے۔ اس کے کپڑے گیلے ہیں اور ان میں سے خوشبو آ رہی ہے۔ حضرت نے اس لڑکے سے وجہ پوچھی تو وہ لڑکا پہلے کچھ دیر خاموش رہا۔ پھر ڈرتے ڈرتے عرض کیا کہ آج صبح مدرسے سبق پڑھنے کے لئے آ رہا تھا راستے میں ایک گھر کے سامنے سے گزر ہوا تو ایک عورت نے مجھے اسے لئے اندر بلایا کہ ایک مریض ہے اس پر کچھ پڑھ کر دم کر دیں۔ جب میں اندر داخل ہو گیا تو اس عورت نے دروازہ بند کر دیا اور مجھے برائی کی طرف مائل کرنے لگی۔ جب مجھے اس کی بری نیت کا پتہ چلا تو میں بہت گھبرایا۔ اس سے پیچھا چھڑانے کی کوشش کی مگر وہ عورت پیچھے ہی پڑ گئی۔

پھر مجھے ایک ترکیب سوجھی، میں نے کہا کہ مجھے باتھ روم جانے کی حاجت ہے۔ اس نے جانے دیا۔ میں نے وہاں پر اپنے اوپر گندگی مل لی تا کہ اس

عورت سے نجات مل جائے۔ جب گندگی سے بھرے کپڑوں کے ساتھ باہر نکلا تو اس عورت نے مجھے برا بھلا کہنا شروع کر دیا اور گھر سے باہر دھکیل دیا۔ اس طرح اس بلا سے میری جان چھوٹ گئی۔ میں نے کلاس میں پہنچنا تھا نہر پر چلا گیا۔ جلدی جلدی کپڑے دھوئے اور گیلے کپڑوں کے ساتھ یہاں آ گیا۔ مجھے نہیں پتہ کہ یہ خوشبو کیسے پیدا ہو گئی۔ سچ ہے کہ جو گناہوں سے بچتا ہے اور اللہ تعالیٰ سے خوف کھاتا ہے تو دنیا میں بھی اسے خوشبودار بنا دیا جاتا ہے۔

مخالف پیدا کرنا:

ارشاد فرمایا، کسی بزرگ کا قول ہے کہ جس نے اپنی زندگی بے آرام کرنی ہو تو وہ اپنا ایک مخالف پیدا کر لے۔ واقعی جس نے اپنا مخالف پیدا کر لیا اس کی زندگی بے سکون ہو جاتی ہے۔ کبھی کوئی ایسا کام نہ کریں کہ جس سے دوسرے کا دل دکھی ہو اور وہ آپ کا مخالف ہو جائے۔ اچھے اخلاق سے دوسروں کا دل جیتیں بد اخلاقی سے دوسروں کو مخالف نہ بنائیں۔

یاد رکھیں! بیماریوں میں سب سے بری بیماری دل کی بیماری ہے اور دل کی بیماریوں میں سب سے بری دل آزاری ہے۔ ضروری ہے کہ دل کو ظاہری باطنی بیماریوں سے پاک صاف رکھا جائے۔ دل کی پاکیزگی انسان کو اللہ تعالیٰ کا مقرب بنا دیتی ہے۔

عبادات کا ذوق وشوق:

ارشاد فرمایا، بچیوں کو طالب علمی کے زمانے سے ہی عبادات کی پابندی کرنی چاہیے۔ جامعات میں جو ماحول ہوتا ہے اس کی اپنی برکات ہوتی ہیں۔ گھروں

میں وہ ماحول نہیں مل سکتا اس لئے جامعہ کے ماحول میں رہ کر نیکی کریں تا کہ خوب بیٹری چارج ہو جائے اور باہر کے ماحول میں بھی اس کی نیکی کا فائدہ ہوتا رہے۔ اس نیکی پر استقامت کی برکت سے انسان گھریلو گناہوں اور نحوستوں سے بھی محفوظ ہو جاتا ہے۔ وضو، وقوف قلبی، تہجد، اشراق وغیرہ کی خوب پابندی رکھیں تا کہ زندگی میں عبادت کا ذوق شوق پیدا ہو اور عبادت میں دل لگنے لگ جائے۔

ظاہری باطنی پاکیزگی

ارشاد فرمایا، عام طور پر دیکھا گیا ہے کہ کتے اگر چہ حیوان ہیں مگر وہ بھی جس جگہ بیٹھتے ہیں اسے صاف کر کے بیٹھتے ہیں۔ تو ہم اشرف المخلوقات ہو کر ظاہری و باطنی صفائی کا خیال کیوں نہیں رکھتے۔ اگر صفائی کے معاملے میں بھی کتے انسان سے بازی لے جائیں تو کتنے شرم کی بات ہے۔ ضروری ہے کہ ہر ممکن طریقے سے جامعہ میں ظاہری اور باطنی صفائی کی بھرپور کوشش کریں۔ ظاہری صفائی تو یہ ہے کہ لباس صاف ستھرا ہو، جسم پاک صاف ہو، بدزبانی، حسد، بغض، تکبر، لالچ اور بدگمانی جیسی بیماریوں سے ہر حال میں بچنے کی کوشش کریں اور اپنے دل کو برے خیالات سے پاک رکھیں، مثبت سوچ اپنائیں۔

قابلیت اور قبولیت:

ارشاد فرمایا، ہر دن، ہر رات بلکہ ہر وقت اپنے اساتذہ سے کوئی نہ کوئی اچھی بات سیکھنے کی کوشش کریں کیونکہ اللہ تعالیٰ کے ہاں قابلیت نہیں قبولیت دیکھی جاتی ہے۔ نیکی کی دعائیں کرتے رہنا چاہیے تا کہ اللہ تعالیٰ کے ہاں قبول ہو

جائیں۔ جب مسلسل دعاؤں کے ذریعے اللہ تعالیٰ کا دروازہ کھٹکھٹاتی رہیں گی تو وہ دروازہ کھول دیا جائے گا اور آپ کو انشاءاللہ قبول کر لیا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ کی اور رسول کریم ﷺ کی محبت حاصل کرنے کے لئے جتنی محنت و کوشش کریں گی اتنا ہی فائدہ ہوگا۔ کوشش بھی جاری رکھیں اور دعائیں بھی کرتی رہیں۔ محنت اور مجاہدہ کبھی رائیگاں نہیں جائے گا۔

کیفِ علم اور سوزِ عشق:

ارشاد فرمایا، ہر ادارے کا کوئی نہ کوئی مقصد ہوتا ہے۔ ہمارے ان اداروں کا مقصد علم و ذکر کی ترویج ہے۔ علم کے ذریعے کیفِ علم حاصل ہوتا ہے اور ذکر کے ذریعہ سوزِ عشق پیدا ہوتا ہے۔ اگر عشق ہو اور علم نہ ہو تو انسان بدعتی بن جاتا ہے اور اگر صرف علم ہو اور عشق نہ ہو تو انسان خشک ملاں بن جاتا ہے اور اس کی زبان میں تاثیر نہیں ہوتی۔

دن کی ابتداء:

ارشاد فرمایا، جس عمارت کی بنیاد مضبوط ہوگی تو اس کے اوپر جو کچھ مرضی بناتے رہیں وہ مضبوط ہی رہے گی، اگر بنیاد ہی کمزور ہو تو ہر لحہ گرنے کا خطرہ لاحق رہے گا۔ اسی طرح اپنے دن کی ابتداء بھی اچھی طرح سے کریں سورۃ یٰسین پڑھ کر اور مختصر دعا مانگ کر شروع کریں تاکہ پورا دن نیکی اور تقویٰ طہارت میں گزرے۔ جب اسی طرح دن کی ابتداء کی جائے گی تو انشاءاللہ سارا دن اچھا گزرے گا اور انسان اللہ تعالیٰ کی رحمتوں سے لطف اندوز ہوتا رہے گا۔

اساتذہ کی ڈانٹ ڈپٹ:

ارشاد فرمایا، جو لوگ بیمار ہوتے ہیں وہ ڈاکٹر کے پاس جاتے ہیں۔ اگر

زیادہ بیماری ہو تو آپریشن کروانے کیلئے سفارشیں کرواتے پھرتے ہیں کوکہ ڈاکٹر آپریشن میں چیر پھاڑ کرتا ہے مگر بعد میں وہی لوگ ڈاکٹر کا شکریہ ادا کرتے ہیں۔ اسی طرح اگر استاد کسی وجہ سے ڈانٹیں اور روک ٹوک کریں منہ نہیں بنانا چاہئے اپنے اساتذہ کی قدر کرنی چاہئے۔ مدرسے کی چار دیواری میں صرف تعلیم حاصل کرنے سے کمال نہیں حاصل ہوتا مزہ تو جب ہے کہ تعلیم کے ساتھ ساتھ تربیت بھی حاصل کریں اور جامعہ میں رہ کر عمل کی بھی ٹریننگ کرلیں۔

اتباع سنت والا ماحول:

ارشاد فرمایا، جامعات میں بچیاں اپنی انتہائی کوشش کریں کہ ایسا ماحول پیدا ہو جائے کہ سنت پر جان دینے والی بن جائیں۔ جس نے اپنے ظاہر کو سنت کے مطابق ڈھال لیا اللہ تعالیٰ سے امید ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کے اندر کو بھی سنت سے مزین کر دے گا، انشاء اللہ۔ ہم دعا کرتے ہیں کہ طالبات کو اتباع سنت نصیب ہو۔ اس کو زندگی کی تمنا بنا لیجئے۔

؎ تیری دعا ہے کہ ہو تیری آرزو پوری
میری دعا ہے تیری آرزو بدل جائے

مجلس 36

سلسلہ کی ترویج

اسلام آباد ائیرپورٹ

انسان بنانے کی مشین:

حضرت مولانا قاسم منصور مدظلہ سے مخاطب ہو کر فرمایا کہ ڈٹ کر سلسلہ کا کام کریں اس کیلئے دن رات ایک کر دیں، زیادہ سے زیادہ پروگرام کریں۔ لوگوں کے پاس پیسے بنانے کی مشین ہوتی ہے آپ کے پاس انسان بنانے کی مشین ہے۔ سلسلہ نقشبندیہ کی نسبت اور توجہ یہ انسان بنانے کی مشین ہے چنانچہ ضروری ہے کہ تعلیم و تربیت اور توجہ کے ذریعے لوگوں کو اپنے رب سے ملائیں اللہ تعالیٰ کو وہ انسان محبوب ہوتا ہے جو رب تعالیٰ کے بندوں کو رب تعالیٰ سے ملاتا ہے۔

یقین کامل کی علامات:

ارشاد فرمایا، ہم نے لوگوں کے اندر ایمان و یقین کی کیفیت پیدا کرنی ہے

اس لئے لوگوں کو سمجھاتے رہیں۔ کسی کو حقیر نہ جانیں، کسی بات پر فخر نہ کریں، ہر شخص کی عزت کریں۔ حدیث شریف ہے ''تم میں سے کوئی اس وقت تک کامل مومن نہیں ہو سکتا جب تک دوسروں کے لئے وہی پسند نہ کرے جو اپنے لئے پسند کرتا ہے'' ایک اور حدیث مبارکہ ہے ''تم اس وقت تک کامل مومن نہیں ہو سکتے جب تک اپنے والدین اولاد حتیٰ کہ تمام انسانوں سے زیادہ مجھ سے محبت نہ کرنے لگ جاؤ'' حضور نبی کرم ﷺ نے فرمایا، بندہ ایمان کی حقیقت کو اس وقت تک نہیں پا سکتا جب تک اپنی زبان کے بارے میں غمگین نہ ہو'' فضول باتوں پر غم کرنا چاہئے اور ان سے بچنے کی کوشش کرنی چاہئے ایک لمحہ بھی اللہ کی یاد سے غافل نہ رہیں۔

مجلس 37

اساتذہ کرام کیلئے خصوصی ہدایات

فیصل آباد

بے عملی کا وبال:

ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کُوْنُوْا رَبَّانِيِّيْنَ ”رب والے بن جاؤ“ پہلے دور میں یاد الٰہی میں مصروف رہنے والوں کو رب والے کہا جاتا تھا۔ آج ان کو اللہ والے کہتے ہیں۔ اس لئے معلمات کیلئے اللہ والیاں بن کر رہنا بہت ضروری ہے کیونکہ شاگرد تو ہمیشہ ہی استاد کی نقل کرتے ہیں۔ اگر استاد ذکر فکر کریں گے تو شاگرد بھی ضرور ذکر فکر کرنے والے بن جائیں گے۔ اگر معلمات باعمل نہیں بنیں گی تو شاگرد بھی بے عمل ہی رہیں گی اور شاگرد کے بے عمل ہونے کا وبال استاد پر آنے کا خطرہ بھی ہو سکتا ہے۔

اساتذہ عملی نمونہ بنیں:

ارشاد فرمایا، جامعہ دارالسلام کے ایک قاری صاحب مسنون لباس پہنا کرتے تھے، سنت کے مطابق زندگی بسر کرتے تھے ان کی دیکھا دیکھی شاگردوں

نے بھی سنت کے مطابق اپنے آپ کو ڈھال لیا اور اپنے استاد کے طرز پر چلتے چلتے وہ سنت نبوی ﷺ کا نمونہ بن گئے۔ اس لئے اساتذہ کرام کیلئے بہت ضروری ہے کہ وہ اپنے طلباء کیلئے نمونہ بن کر رہیں۔ اگر استاد اپنے شاگردوں کے سامنے اچھا نمونہ پیش نہیں کریں گے تو شاگرد بھی اچھے شاگرد بن کر سامنے نہیں آ سکیں گے۔ زبان کی بجائے کردار بہت زیادہ تاثیر رکھتا ہے۔ اس لئے آپ سب اساتذہ کرام سنت نبوی ﷺ کا چلتا پھرتا نمونہ بن جائیں، حتیٰ کہ آپ کا اٹھنا بیٹھنا، چلنا پھرنا، کھانا پینا، سونا جاگنا، بات کرنا، خاموش رہنا سب کا سب رضائے الٰہی کیلئے ہو جائے، تاکہ آپکے شاگرد بھی اسی مثالی سیرت میں ڈھلتے چلتے جائیں۔

محنت کی ضرورت:

ارشاد فرمایا، جس طرح برے اور فضول قسم کے لوگ دوسروں کو فضولیات کی طرف راغب کرتے ہیں۔ مختلف حیلے بہانوں سے برائیوں کی طرف کھینچتے ہیں۔ ہمیں بھی اتنی محنت تو کرنی چاہئے کہ لوگوں کو اچھائی اور نیک کاموں کی طرف مائل کرسکیں۔ بلکہ لوگ جتنی محنت دوسروں کو برائی کی طرف لگانے کے لئے کرتے ہیں اس سے کہیں زیادہ محنت ہمیں لوگوں کو نیکی کی طرف لگانے کے لئے کرنی چاہئے تاکہ زیادہ سے زیادہ لوگ نیک بن جائیں۔ یاد رکھیں! آپ معلمات ہیں قابل احترام ہیں خود بھی نیک بنیں گی اور جتنی شاگردوں کو نیک بنائیں گی اتنا ہی زیادہ آپ کے لئے ذخیرہ آخرت بنتا جائے گا۔ حدیث شریف ہے۔

الدال علی الخیر کفاعلہ

(نیکی کی طرف رہنمائی کرنے والا نیکی کرنے والے کی طرح ہے)

ارشاد فرمایا، اب آپ ایسے مقام پر ہیں کہ شاگردوں نے آپ کے ہی نقش قدم پر چلنا ہے۔ آپ سب معلمات اور پرنسپل صاحبات اور مہتمم صاحب ایک جماعت ہیں۔ آپ سب کو محنت کی چکی پسنی پڑے گی، بہت جدوجہد کرنا ہوگی، ایک دوسرے کے ساتھ ہر معاملے میں تعاون کرنا پڑے گا۔ یہ بہت ضروری ہے کہ تقویٰ طہارت کا پورا پورا انتظام کیا جائے۔ شروع میں ادارے چلانا ذرا مشکل ہوتے ہیں جب ایک دفعہ چل پڑتے ہیں تو پھر آسانی سے چلتے رہتے ہیں۔

خصوصی فضل و کرم:

ارشاد فرمایا، شروع میں تو جان لگانا پڑتی ہے، دن رات ایک کرتے ہیں تب کام بنتا ہے۔ آپ سب معلمات بھی خوب دل لگا کر محنت کریں۔ شروع میں ہی بخاری شریف کی کتابوں کا اجراء ہو جانا اللہ تعالیٰ کا خاص فضل و کرم ہے۔

؎ جو کچھ ہوا ہوا کرم سے تیرے
جو کچھ کہ ہو گا تیرے کرم سے ہو گا

اتباع سنت کی اہمیت:

ارشاد فرمایا، سب سے ضروری بات یہ ہے کہ اپنی زندگی کو شریعت و سنت کے مطابق بنائیں، یہ عین فرض ہے۔ اس کیلئے سر دھڑ کی بازی لگانا پڑے تو ضرور لگانی چاہیے ماحول کو شریعت و سنت کے مطابق بنانا ضروری ہے۔ جتنا زیادہ سنت پر عمل کریں گے اتنی زیادہ ہماری دعائیں قبول ہوں گی۔ جتنی زیادہ سنتیں دوسروں کو سکھائیں گے اتنی زیادہ اللہ تعالیٰ کی رحمتیں اتریں گی۔ جس

طرح قوم سیاہی کو چوس لیتا ہے اس طرح سنت عمل اللہ تعالیٰ کے فضل کو کھینچتا ہے۔ آپ سب کے لئے اس عاجز کی آخری نصیحت یہی ہے کہ سراپا سنت بن جائیں۔ ظاہر باہر سنت کے مطابق عمل کرنا ہے خواہ اس کیلئے جان کا ہی خطرہ کیوں نہ ہو۔ یہی سنتوں کی ترویج بچیوں سے بھی کروانی ہے تاکہ سنتوں پر عمل والا ماحول بن سکے۔

حق نے کر ڈالی ہیں دوہری خدمتیں میرے سپرد
اب تڑپنا ہی نہیں اوروں کو تڑپانا بھی ہے

رضائے الٰہی کی اہمیت:

ارشاد فرمایا، اگر آپ کتاب وسنت کی دل وجان سے پابندی کریں گی تو ہماری دعائیں آپ لوگوں کے ساتھ شامل حال ہوں گی۔ قرآن وسنت کی پابندی شروع میں ذرا مشکل لگتی ہے مگر جب انسان اس لمبے سفر پر قدم اٹھا لیتا ہے تو آسانیاں پیدا ہونا شروع ہو جاتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے لوگوں نے اپنا خون بہا دیا کیا ہم اپنا پسینہ بھی نہیں بہا سکتے؟

رب لئی تج کرنا پیندا اے آساکشاں نوں آراماں نوں
کنڈیاں تے چلنا پیندا اے گلبدناں نوں گلفاماں نوں

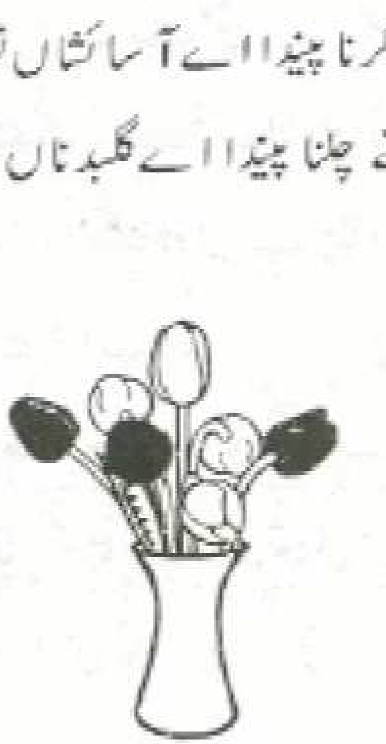

مجلس 38

تقویٰ کی اہمیت

بنوں

سوالات کے جوابات قرآنی آیات سے:

دورہ بنوں کے آخری مرحلہ میں مدرسہ معراج العلوم میں تقویٰ کے متعلق چند ملفوظات ارشاد فرمائے۔ اس مجلس میں آپ نے مختلف سوالات بھی ارشاد فرمائے اور پھر قرآن کریم کی آیات جوابی ثبوت کے طور پر ارشاد فرمائیں۔ سوالیہ انداز میں ارشاد فرمایا، عزت کیسے ملتی ہے؟ پھر قرآن کی آیت مبارک پڑھی اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَاللّٰہِ اَتْقٰکُمْ ''بے شک اللہ تعالیٰ کے ہاں سب سے زیادہ عزت والا وہ ہے جو سب سے زیادہ گناہوں سے بچنا والا ہے'' پھر ارشاد فرمایا، روزی کیسے ملتی ہے؟ قرآن سے جواب دیا

وَمَنْ یَّتَّقِ اللّٰہَ یَجْعَلْ لَّہٗ مَخْرَجًا وَّیَرْزُقْہُ مِنْ حَیْثُ لَا یَحْتَسِبُ.

(اور جو کوئی تقویٰ اختیار کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسے مشکل سے نکلنے کا راستہ بتا دیتے ہیں اور ایسی جگہ سے رزق عطا کرتے ہیں جو اس

کے وہم و گمان میں بھی نہیں ہوتا)

پھر سوال کیا کہ ولی کون ہوتے ہیں؟ جواب میں ارشاد فرمایا

ان اولیاء ہ الا المتقون (اللہ تعالیٰ کے اولیا تو متقی لوگ ہوتے ہیں)

حضرت یوسف علیہ السلام کا واقعہ تفصیل سے بیان فرمایا اور پوچھا کہ ان بڑی بڑی مشکلات سے حضرت یوسف علیہ السلام کیسے بچ تھے؟ جواب میں ارشاد فرمایا

انہ من یتق ویصبر فان اللہ لا یضیع اجر المحسنین

(بے شک جو تقویٰ پرہیزگاری اختیار کرتا ہے اور صبر کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ بھی نیکیوں کے اجر کو ضائع نہیں کرتے)

جو لوگ تقویٰ اختیار کرتے ہیں اللہ تعالیٰ ان کیلئے آسانی فرماتے ہیں۔

طلباء اور بے علمی:

طالب علموں سے خصوصی خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ جس نے بڑے بڑے کام کرنے ہوتے ہیں ان کا دور طالب علمی سے ہی پتہ چل جاتا ہے، کیونکہ وہ پڑھتے بھی جاتے ہیں اور ساتھ ہی عمل بھی کرتے جاتے ہیں۔ دوسرے طالب علم یہ سوچتے ہیں کہ پڑھنے کے بعد اکٹھا ہی عمل کریں گے۔ یہ تو ناممکن سی بات لگتی ہے جس طرح سو دنوں کی خوراک ایک دن کھانا ناممکن ہے اسی طرح اکٹھا عمل کرنا بھی ناممکنات میں سے ہے۔ جب پڑھائی کے دوران عمل نہ ہوا تو بعد میں کیا ہوگا۔ ہمارے بزرگ تقویٰ والی اور باعمل زندگی گذارتے تھے، ہر وقت عمل کو مدنظر رکھتے تھے، ہمیں بھی چاہیے کہ اگر ہم اپنے اکابر جیسے انسان نہیں بن سکتے تو کم از کم اپنی بے عملی کے ذریعے انہیں بدنام تو نہ کریں۔ علم بغیر عمل کے وبال ہے۔

؎ ہوا بھی ہو بادل بھی ہو بارش نہ ہو تو کیا فائدہ
قرآن بھی ہو حدیث بھی ہو عمل نہ ہو تو کیا فائدہ

بہترین زادِ راہ:

ارشاد فرمایا، بہت دفعہ یہ حدیث مبارکہ پڑھی البرکۃ مع اکابرکم (برکت بڑوں کے ساتھ لگے رہنے میں ہے) اپنے مشائخ کے ساتھ نتھی رہنے کی کوشش کرتے رہیں یہی کامیابی کا ذریعہ ہے۔ مشائخ کی صحبت میں رہنے سے بندے میں تقویٰ جیسی خصوصیات پیدا ہو جاتی ہیں۔ یاد رکھیں! تقویٰ اختیار کرنے سے دنیا جہان کی نعمتیں ملتی ہیں۔ ہر اس چیز سے بچنے کا نام تقویٰ ہے جو انسان کو اللہ تعالیٰ سے غافل کر دے۔ سوچتے رہیں کہ کس چیز اور کس کام سے غفلت ہو رہی ہے۔ اس کو چھوڑ دیں گے تو متقی کہلائیں گے۔ اگر راستے میں کہیں کوئی غیر محرم عورت بغیر پردے کے جا رہی ہو آپ اس کے چہرے اور جسم کو نہیں دیکھیں گے تو یہ آپ نے فتویٰ پر عمل کیا ہے اور اگر آپ نے اس کے کپڑوں پر بھی نظر نہ ڈالی تو یہ تقویٰ ہے۔ نبی کریم ﷺ نے ہمیں بے ریش لڑکوں کے چہرے پر بھی نظر ڈالنے سے منع فرمایا ہے۔ ہمیں نبی کریم ﷺ کی پرحکمت باتوں کو ہر وقت مدنظر رکھنا چاہیے۔ یاد رکھیں! تقویٰ کا سہارا لے کر چلیں ورنہ ٹھوکر کھا کر گر پڑیں گے۔ اس زندگی کے سفر میں بہتر زادِ راہ تقویٰ ہے

ان خیر الزاد التقوی

"بے شک بہترین زادِ راہ تقویٰ ہے"

مجلس 39

دعوت و تبلیغ

بخوال

حضرت جی دامت برکاتہم کی زندگی:

حضرت جی دامت برکاتہم کی زندگی اس آیت شریفہ کا نمونہ ہے

رَبِّ اِنِّیْ دَعَوْتُ قَوْمِیْ لَیْلًا وَّ نَهَارًا

''میں نے اپنی قوم کو دن اور رات دعوت دی''

تمام انبیائے کرام کی سب سے عظیم سنتوں میں سے ایک عظیم الشان سنت دعوت وتبلیغ ہے جس کی خاطر انبیائے اکرام نے مختلف قسم کی تکالیف اٹھائیں۔ حتی کہ نبی آخر الزماں ﷺ نے حق بات کی دعوت وتبلیغ کیلئے پتھر بھی کھائے۔ حضرت جی نبی کریم ﷺ کی اس عظیم الشان سنت کو زندہ کرنے کے لئے ملک ملک شہر شہر اور گھر گھر کے دورے کر رہے ہیں۔ نہ دن کی فکر، نہ رات ہونے کا احساس بس یہی خیال اور فکر ہر وقت حاوی رہتی ہے کہ اللہ کا دین گھر گھر پہنچ جائے لوگوں کے دل ایمان کی روشنی سے منور ہو جائیں۔

وقت فرصت ہے کہاں کام ابھی باقی ہے
نور توحید کا اتمام ابھی باقی ہے

دورہ دعوت و تبلیغ:

حضرت جی دامت برکاتہم نے دعوت و تبلیغ کی خاطر بنوں کا دورہ کیا، دوران دوران کافی تعداد میں لوگوں کو بیعت کیا اور انہیں اللہ اللہ کرنا سکھایا اور چند قیمتی ملفوظات بھی ارشاد فرمائے جنہیں راقم الحروف نے تحریر کر لیا۔ بنوں میں حضرت جی بہت دور، ایک شخص کا جنازہ پڑھانے کیلئے تشریف لے گئے۔ طبیعت بہت ناساز تھی مگر اللہ تعالیٰ نے انہیں ایسی ہمت و طاقت عطا کی تھی کہ اتنے دور کا سفر طے کر لیا تھا۔ بعض دوستوں کو یہ حسرت کرتے سنا گیا کہ ہائے کاش! ہم اس جگہ ہوتے تاکہ ہمارا جنازہ بھی حضرت جی پڑھاتے۔ ارشاد فرمایا، بعض لوگوں کا جنازہ پڑھنے سے جنازہ پڑھنے والوں کو فائدہ ہوتا ہے اور بعض جنازہ پڑھانے والے ایسے بزرگ کامل ہوتے ہیں کہ ان کی وجہ سے مرنے والے کو فائدہ ہوتا ہے۔

قیلولہ اور دعوت قبول کرنا سنت ہے:

کسی دوست کے گھر دعوت تھی اس حوالے سے ارشاد فرمایا کہ دعوت قبول کرنا سنت رسول ﷺ ہے اس سے دلوں میں محبت بڑھتی ہے، دل آپس میں مانوس ہوتے ہیں، ایک دوسرے سے استفادہ حاصل کرنے کے دروازے کھلتے ہیں۔ دوپہر کے کھانے کے بعد قیلولہ کرنا بھی سنت ہے جس سے رات کے اٹھنے میں مدد ملتی ہے۔ نصف دن کے کاموں کی وجہ سے جو تھکن ہو جاتی ہے وہ بھی دور ہو جاتی ہے اور انسان پھر دوبارہ کام کیلئے چاک و چوبند ہو جاتا ہے۔ حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے کہ ''قیلولہ کی سنت پوری کرتے ہوئے

دوپہر کو سو جانا ان کروڑوں شب بیداریوں سے بہتر ہے جو سنت کے خلاف کی جاتی ہیں"۔

طلب اور اصلاح:

لوگوں کو اپنی اصلاح کی طرف متوجہ کرنے کیلئے بیان فرمایا تا کہ لوگ ظاہری اصلاح کے ساتھ ساتھ باطنی اصلاح کی بھی فکر کرنے لگ جائیں۔ارشاد فرمایا، جس کو اپنی اصلاح کی فکر اور بے چینی لگ جائے اس کی روحانیت کی منازل بڑی جلدی طے ہو جاتی ہیں۔ یہ روحانیت کا سفر والہانہ انداز کا سفر ہے جس کے اندر جتنی زیادہ اصلاح کی طلب اور تڑپ ہوگی اس کو اتنی ہی جلدی کامیابی نصیب ہوگی۔ بہت کم ایسے لوگ ملتے ہیں جو سچی طلب اور تڑپ والے ہوں اور ہر قسم کی ڈانٹ ڈپٹ برداشت کر سکتے ہوں۔ایسے لوگ حقیقتاً بہت محبت والے ہوتے ہیں اگرچہ تعداد میں بہت تھوڑے ہوتے ہیں مگر اپنی شدت طلب اور تڑپ کی برکت سے فیض کو خوب کھینچتے ہیں۔مزید اکثر و بیشتر لوگ تو عقیدت کے درجے تک ہی رہتے ہیں۔جتنی ان میں زیادہ طلب ہوتی ہے اتنا ہی انہیں فیض پہنچتا ہے اور بعض اوقات پھر اس پر شکوہ شکایت بھی کرنے لگتے ہیں کہ ہمیں فائدہ زیادہ کیوں نہیں ہو رہا کم کیوں ہو رہا ہے۔اپنے باطن کی طرف توجہ نہیں کرتے محبت میں شدت نہیں آتی اور طلب کا اظہار نہیں ہوتا اور چاہتے ہیں کہ فیض بغیر طلب کے ہی حاصل ہو جائے۔سوچیں ذرا کہ جب تک انسان کی طلب میں اضافہ نہیں ہوگا اسے فائدہ کیسے ہوگا۔

ہم تو مائل بہ کرم ہیں کوئی سائل ہی نہیں
راہ دکھلائیں کسے کوئی راہرو منزل ہی نہیں

مجلس 40

رونا دھونا

یہ مجلس علمائے کرام کے ساتھ منعقد ہوئی حضرت جی دامت برکاتہم نے تصوف وسلوک کے حقائق ومعارف کو بیان کیا۔

سلوک نقشبندیہ:

ارشاد فرمایا کہ دوسرے روحانی سلاسل میں محنت ومجاہدہ کے ذریعے سلوک طے کرواتے ہیں ہمارے سلسلہ نقشبندیہ کے مشائخ کہتے ہیں کہ ہم اتباع سنت اور کثرت ذکر کے ذریعہ سے سلوک طے کرواتے ہیں۔

جذبہ کیا ہے؟ ذوق وشوق اور محبت الٰہی کی تڑپ کو جذبہ کہتے ہیں۔ جسے شوق اتنا غالب ہو جائے کہ وہ نیکی کی طرف کھنچتا چلا جائے وہ مجذوب سالک ہوتا ہے۔ ہمارے مشائخ بیعت ہونے سے پہلے یہ دیکھتے تھے کہ مرید محبوب ہے یا محب ہے۔ اگر جذبہ غالب ہے تو وہ مراد ہے اگر جذبہ غالب نہیں ہے تو وہ

مرید ہے۔

ہر درد کی دوا رونا ہے:

ارشاد فرمایا، حضرت خواجہ بہاء الدین نقشبند بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے کہ ہمارے سلسلہ میں محرومی نہیں ہے۔ میں نے اللہ تعالیٰ سے ایسا سلسلہ مانگا ہے جو یقیناً موصل ہے۔ مقصد یہ کہ اس سلسلہ عالیہ میں داخل ہو کر محنت کرنے والا انسان کبھی ناکام نہیں ہوتا۔ اگر سالک محنت، کوشش کرتا ہے تو کامیابی حاصل ہونے میں کوئی رکاوٹ نہیں ہے۔ ہمارے سلسلہ نقشبندیہ میں بھی رونا دھونا ہوتا ہے مگر عاشق کی طرح ہائے وائے نہیں ہوتی بلکہ محبوبیت غالب رہتی ہے۔

ساری چمک دمک تو انہی موتیوں سے ہے
رونا نہ ہو تو عاشقی میں آبرو نہیں
آئینہ دل کی جلا ہے رونا
اور دیدہ مردم کی ضیاء ہے رونا
پوچھا جو علاج اسکا تو مسیحا نے کہا
ہر درد کی دوا ہے رونا

مبتدی اور متوسط زیادہ روتے ہیں:

ارشاد فرمایا، مبتدی اور متوسط زیادہ روتے ہیں منتہی کو مقام حیرت نصیب ہوتا ہے۔ حضور ﷺ کے پاس ایک دفعہ یمن سے ایک وفد آیا اس میں ایک نوجوان بہت رویا۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہم بھی شروع میں بہت

رویا کرتے تھے اب ہمارے دل سخت ہو گئے ہیں گویا اپنی عاجزی کا اظہار فرما دیا۔ ارشاد فرمایا، قرآن پاک کی اس آیت پر شاید ہی کبھی عمل نصیب ہوا ہو کہ وہ لوگ روتے ہوئے سجدے میں گر جاتے ہیں۔ کیا ہم اس آیت پر عمل کے بغیر ہی مر جائیں گے کبھی تو زندگی میں اس پر عمل نصیب ہو جائے کبھی تو اس آیت پر عمل کرنے کی کوشش کر لیں اور روتے ہوئے سجدے میں گر جائیں۔

دل میں رقت کیسے آتی ہے:

ارشاد فرمایا، مراقبہ کی کثرت کرنے سے دل میں رقت و نرمی پیدا ہوتی ہے۔

بے وضو عشق و محبت میں عبادت ہے حرام
خوب رو لیتا ہوں آقا کے ذکر سے پہلے

اہل اللہ اپنی عبادات میں آنسوؤں سے خوب رو لیتے ہیں اس آنکھ کا کیا فائدہ جو عشق الٰہی میں نہ روئے۔

عاشق دا کم رونا دھونا بن رووَن نہیں منظوری
دل رووے چاہے اکھیاں رووَن وچ عشق دے رووَن ضروری
کوئی تے روندے دید دی خاطر کوئی روندے وچ حضوری
اعظم عشق وچ روناں پیدا بھاویں وصل ہووے بھاویں دوری